Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 46-81 نمبر 71 | بدھ 7 ذی قعدہ 1416ھ 27 امان 1375ہش 27 مارچ 1996ء

توبہ کا درخت بھی حفاظت اور خدمات چاہتا ہے

توبہ کے درخت بو لو تا تم اس کے پھل کھاؤ۔ توبہ کا درخت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو حفاظتیں اور خدمات اس باغ کے لئے جسمانی طور سے ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے روحانی طور پر ہیں۔ پس اگر توبہ کے درخت کا پھل کھانا چاہو تو اس کے متعلق قوانین اور شرائط کو پورا کرو ورنہ بے فائدہ ہو گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ باتیں دنیا دار خود ہی بنا لیتے ہیں کہ جھوٹ اور فریب کے بغیر گزارہ نہیں کوئی کہتا ہے فلاں شخص نے مقدمہ میں سچ بولا تھا اس لئے چار برس کو دھرا گیا۔ میں پھر کہوں گا کہ یہ سب خیالی باتیں ہیں جو عدم معرفت سے پیدا ہوتی ہیں۔

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

یہ نقص کے نتیجے ہیں۔ کمال ایسے ثمرات پیدا نہیں کرتا۔ ایک شخص اگر موٹی سی کھدر کی چادر میں کوئی توپا بھرے تو اس سے وہ درزی نہیں بن جاوے گا۔ اور یہ لازم نہ آئے گا کہ اعلیٰ درجہ کے ریشمی کپڑے بھی وہ سی لے گا۔ اگر اس کو ایسے کپڑے دیئے جاویں تو نتیجہ یہی ہو گا کہ وہ انہیں برباد کر دے گا پس ایسی نیکی جس میں گند ملا ہوا ہو کسی کام کی نہیں خدا تعالیٰ کے حضور اس کی کچھ قدر نہیں۔ لیکن یہ لوگ اس پر ناز کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ نجات چاہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 639)

ترقی کے لئے محاسبہ بڑا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان کی ترقی کے لئے محاسبہ بڑا ضروری ہے۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کے بندوں کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔ نیز زندگی کے مقاصد کے حصول کے لئے مایوسی سے بچنا بڑا ضروری ہے۔ جو شخص عیب ہی عیب دیکھتا ہے اور خوبی نہیں دیکھتا وہ ہلاک ہو گیا۔ اور یہ نگاہ دو قسم کی ہوتی ہے 'ایک اجتماعی زندگی پر نظر رکھنے والی اور دوسری اپنے نفس پر۔ ہر دو کے متعلق میں بات کر رہا ہوں۔

یہ ہر دو عیون' یہ ہر دو آنکھیں یا نگاہیں 'ایک (صاحب ایمان) کی نگاہ نہیں ہیں (صاحب ایمان) کی جو نگاہ ہے وہ حق اور صداقت کو دیکھنے والی نگاہ ہے۔ یہ نگاہ جہاں انفرادی یا اجتماعی وجود میں بے شمار خوبیاں دیکھتی ہے وہاں اسی وجود میں جو غفلت یا خامی یا نقص ہوتا ہے اس پر بھی نگاہ ڈالتی ہے۔ اسی طرح یہ آنکھ جہاں ہزارہا عیوب پاتی ہے وہاں خوبیوں کو نظر انداز نہیں کرتی اور ایسے لوگوں کی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں مایوسی کے سامان پیدا نہیں ہوتے۔

پس یہ جو حقیقت کو اور صداقت کو دیکھنے والی آنکھ ہوتی ہے جس کو ہم نور ایمان کہتے ہیں یا جسے (صاحب ایمان) کی فراست کہا جاتا ہے' یہ آنکھ جہاں ہزارہا خوبیوں کو دیکھتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور جن پر رحمتوں کا نزول ہوا وہاں یہ آنکھ کمزوریوں کو بھی دیکھتی ہے' ان کا جائزہ لیتی اور ان کا محاسبہ بھی کرتی ہے اور مستقبل میں ان کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی اور ہر آنے والی گھڑی کو پہلے سے بہتر بنانے کے سامان پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح جب یہ آنکھ اپنے نفس میں یا اجتماعی زندگی میں عیب دیکھتی ہے تو مایوسی پیدا نہیں کرتی بلکہ یہ اعلان کرتی ہے۔ (-) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے کی ضرورت نہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

یورپ و امریکہ کے لئے احمدیہ ٹیلی ویژن کی 24 گھنٹے کی نشریات

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ۔ امریکہ اور کینیڈا کے لئے احمدیہ ٹیلی ویژن کی 24 گھنٹے کی نشریات کا آغاز 30۔ مارچ 1996ء کو لندن ٹائم کے مطابق 7 بجے صبح ہو رہا ہے اس کا افتتاح حضرت امام جماعت احمدیہ یکم اپریل کو لندن ٹائم کے مطابق 6 بجے شام فرمائیں گے۔ اس تقریب کی ریکارڈنگ 2۔ اپریل بروز منگل لندن ٹائم کے مطابق 2 بجے اور پاکستانی ٹائم کے مطابق 7 بجے شام دوبارہ ٹیلی کاسٹ کی جائے گی۔ احباب مطلع رہیں۔

(نظارت اشاعت)

تقریب شادی

○ مکرم نصیر احمد طارق صاحب کارکن دفتر نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کی بیٹی طلعت بشریٰ کی شادی مورخہ 96-3-14 کو مکرم ناصر احمد صاحب گورایہ مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری محمد حسین حیدر گورایہ چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا کے ہمراہ ہوئی رخصتی کے موقع پر محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے دعا کروائی ان کا نکاح بھی محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے ہی پڑھا تھا۔ 96-3-15 کو چک نمبر 38 جنوبی میں ناصر احمد صاحب گورایہ مربی سلسلہ کی دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ مقامی احباب کے علاوہ ربوہ کے احباب نے بھی کثرت سے شمولیت کی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعا کے لئے رقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپ 50 پیسے

27- امان 1375 ہش   27 - مارچ 1996ء

خدا کے قریب۔ شیطان سے دور

جو شخص جتنا خدا کے قریب ہو گا اتنا ہی شیطان سے دور ہو گا۔ شیطان اسے پکڑ کر پیچھے کھینچنے کی کوشش کرے گا۔ اور وہ اپنے عزم و ہمت سے خدا تعالیٰ کی طرف بڑھتا چلا جائے گا۔ اور یہ صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ تقویٰ کے معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرے اور خدا تعالیٰ سے ڈرے۔ محبت کرتا ہوا ہر وہ کام کرنے پر آمادہ ہو جو خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ کیا جائے اور ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اس بات سے خوف زدہ رہے کہ اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی منشا اور مرضی کے خلاف ہو۔ یا اس کے احکام کو پس پشت ڈالنے والی ہو۔ جو شخص ایسا کرے گا وہ یقیناً شیطان سے بہت دور اور پرے ہٹ جائے گا اور خدا کے قریب ہو گا۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والی چیز تقویٰ ہے۔ تقویٰ ہی کے ذریعے انسان میں عزم و ہمت پیدا ہوتا ہے اور تقویٰ ہی کے ذریعہ انسان برائیوں کا مقابلہ کرتا ہے اور برائیوں کا مقابلہ کرنے والا ہی کہہ سکتا ہے کہ وہ شیطان سے دور ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے قریب آ رہا ہے۔ تقویٰ انسان کی اندرونی کیفیت کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ اندرونی کیفیت کا مطلب ہے کہ جو باتیں ظاہر تو نہیں ہوتیں لیکن دل سے پھوٹتی ہیں اور کسی نہ کسی طرح انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جب وہ دل میں یہ فیصلہ کر لے کہ اس نے خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنی ہے اور اس سے محبت کرتے ہوئے اور اس سے ڈرتے ہوئے وہ اپنے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرے تو یقیناً اسے اصلاح یافتہ کہا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات ایسی باتیں جو بظاہر اچھی ہوتی ہیں جن کی مجموعی صورت انسان کے فائدہ ہی کے لئے ہے انسان کو غلط راہ پر بھی ڈال دیتی ہیں۔ مثلاً علم کتنی ضروری چیز ہے اور اسی طرح عقل بھی۔ لیکن بعض اوقات علم اور عقل دونوں ہی انسان کو غلط راستے پر ڈال دیتی ہیں۔ تقویٰ سے دور لے جاتے ہیں اور تقویٰ سے دور جانے کا مطلب ہے خدا سے دور ہونا۔ اور خدا سے دور ہونے سے کا مطلب ہے شیطان کے قریب ہونا۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعے سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کر لیں گی علم و عقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر ناکام ہو جاتی ہیں متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی دیگر قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔"

اس ارشاد میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے تقویٰ کی ایسی اہمیت بیان فرمائی ہے کہ اگر ہم اسے سمجھ لیں اور اپنی زندگیوں میں اس کو وارد کر لیں تو ہم تمام ایسی قوتوں سے نجات پا جائیں جو انسان کو غلط راہ پر لے جاتی ہیں۔ ہم ایسی اصلاح پا جائیں کہ ہمیشہ نیکی ہمارا مطمح نظر ہو۔ اور خدا کے قرب کا حصول ہماری زندگی کا منتہاو مقصد۔ پس آیئے ہم تقویٰ کو مد نظر رکھیں اور اپنی زندگی کو اصلاح پذیر کرتے چلے جائیں اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ انسان عمر بھر اپنی اصلاح کرتا رہے خدا کے قریب جانے کی کوشش کرتا رہے۔ تو پھر بھی وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے آخری حد کو چھو لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق تقویٰ سے ہر قسم کے شیطانوں کا مقابلہ کر سکیں۔ چاہے وہ نظر آنے والے ہوں۔ چاہے نظر نہ آنے والے ہوں۔ اور ہم اس طرح اصلاح پا جائیں کہ علم و عقل بھی ہماری گمراہی کا باعث نہ بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

میں کامیاب ہو کے بھی ناکام ہی رہا
نیکوں کے ساتھ رہ کے بھی بدنام ہی رہا
اپنے بُرے بھلے کی کہاں فرصتِ تمیز
میں تو رہینِ گردشِ ایام ہی رہا

ابو الاقبال

دیارِ محبوب

جب دیار (-) میں ہم تھے
غم نہ تھے، تھے اگر تو کم کم تھے

ہر خزاں میں بہار کا عالم
سارے موسم ہی اپنے ہمدم تھے

دن بھی اپنے تھے، راتیں اپنی تھیں
ذکر انکا تھا، باتیں اُن کی تھیں

ہر قدم پر تھا چاہتوں کا ہجوم
گو یہی راہگذاریں جب بھی تھیں

جن کی تعبیر میرے بس میں نہیں
میں نے کتنے ہی خواب دیکھے ہیں

اپنی اس زندگی کے صحرا میں
ہر قدم پر سراب دیکھے ہیں

اب وہ ہنگامۂ جنوں بھی نہیں
کوئی کیفیّتِ سکوں بھی نہیں

ولولے ہیں نہ وہ امنگیں ہیں
اب تو شائد رگوں میں خوں بھی نہیں

میں نے کس شوق سے جلائے تھے
بجھ گئے جن محبتوں کے چراغ

میکدہ کی وہ رونقیں ہیں کہاں
میکشوں کی تلاش میں ہیں ایاغ

اب کہاں ہیں بتا دیار (-)
تیری محفل کی جان تھے جو لوگ

سجدہ گہہ تھی تری زمیں جن کی
ہمسرِ آسمان تھے جو لوگ

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

اپنی کتاب ہراول دستہ- میں ستارہ مظفر کہتی ہیں:-

حضرت (صاحبزادی نواب) مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ و بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب-

لجنہ کی ابتدائی ممبرات میں آپ کا نمبر دوسرا ہے- لجنہ اماء اللہ کو ابتدا سے ہی آپ کی سرپرستی حاصل رہی- آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مبشر اولاد میں سے ہیں-

پیدائش آپ 2- مارچ 1897ء کو بمطابق 27- رمضان 1314ھ کو پیدا ہوئیں آپ کی ولادت سے قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کو خبر دی کہ یہ بیٹی زیورات میں نشوونما پائے گی یعنی نہ تو چھوٹی عمر میں فوت ہوگی- اور نہ ہی کبھی تنگی کا زمانہ پائے گی- چنانچہ ایسا ہی ہوا- اللہ تعالیٰ نے آپ کو 1901ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعلیٰ درجہ کے خواب کے ذریعے نواب مبارکہ بیگم کا لقب عطا فرمایا- جو ریاست مالیر کوٹلہ کے رئیس اعظم حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے شادی ہونے پر لفظ بلفظ پورا ہوا-

تعلیم آپ نے کسی سکول میں تعلیم نہیں پائی- نہ کوئی ڈگری حاصل کی- لیکن جماعت کے چوٹی کے علماء آپ کے استاد رہے- کلام الٰہی ناظرہ پیر منظور محمد مصنف قاعدہ .... سے تین سال کی عمر میں شروع کیا اور ساڑھے چار سال کی عمر میں ختم کر کے دوہرا بھی لیا- آپ فرماتی ہیں-

"دراصل مجھے اور اپنی ایک بیٹی یعنی صالحہ بیگم (جن کی شادی آپ کے چھوٹے ماموں حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے ہوئی) کو پڑھانے کے لئے ہی انہوں نے .... ایجاد کیا تھا- پہلے حروف ابجد چھوٹے چھوٹے لکڑی کے بلاکس پر لکھ کر ان کی پہچان کرائی- اس طرح پھر ہم نے جلد ہی کلام الٰہی پڑھ لیا-"

ایک اور جگہ فرمایا-

"انگلش سکولوں کی نرسری کے طریق پر انہوں نے پڑھانا شروع کیا- مختلف ورقوں پر پھیکے حروف سے لکھتے- اس پر لکھواتے بھی- اور پڑھاتے بھی- اس مجموعہ سے پھر .... چھاپا گیا-"

یعنی آپ اس اعجازی قاعدہ کی ایجاد کا باعث ہوئیں- اردو حساب اور فارسی بھی ساتھ ساتھ جاری رہی- انگریزی کے بھی چند قاعدے پڑھے- ترجمہ کلام الٰہی پہلے تین پارے اور چوتھے سیپارے کے چند ورق حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے اور باقی ترجمہ قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولوی نورالدین صاحب سے پڑھا- فارسی چند دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بھی پڑھی- پھر قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر سے پڑھی- جو ترجمہ اور تشریح کلام الٰہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وصال کے بعد قدرت ثانیہ کے زمانہ میں پڑھاتے رہے- جس میں آپ کی دونوں بھابیاں بھی شامل درس ہو گئی تھیں- آپ فرماتی ہیں کہ قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر فرمایا کرتے تھے- کہ یہ خاص سلسلہ درس کلام الٰہی کا تمہاری وجہ سے شروع ہوا- اس کا ثواب تم کو (یعنی سلسلہ درس خواتین) ہمیشہ ملتا رہے گا- پڑھانے کا یہ سلسلہ درس خواتین میں تبدیل ہو گیا-

عربی آپ نے اپنے بھائی حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو بہت اچھی عربی جانتے تھے- سے پڑھی- اور عربی صرف و نحو سیکھا- اعراب کے بغیر عربی کتب اچھی طرح پڑھ سکتی تھیں انگریزی کے ایک ماہر جو بچوں کو پڑھانے کے لئے بلائے گئے تھے- ان سے بھی پڑھی- اور بہت جلد ترقی کی- اچھے مصنفوں کی مشہور کتابیں پڑھیں- اور انگریزی پر کافی عبور حاصل ہو گیا تھا-

سچے خواب آپ نے بہت چھوٹی عمر میں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے خواب دیکھنے شروع کئے- آپ کو اکثر سچے خواب آتے تھے- جنہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لکھ لیا کرتے تھے-

جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع ملنی شروع ہوئی کہ آپ کے کوچ کا وقت قریب ہے تو اس وقت بھی آپ کہتے تھے کہ خدا سے دعائیں کرو- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم کی عمر اس وقت دس گیارہ سال کی تھی- ان کو بھی کہا دعائیں کرو- آپ نے بہت واضح خواب دیکھی جو تعبیر طلب تھی اور خود انہیں بھی علم نہیں ہوا ہوگا کہ اس کا مطلب کیا ہے-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی کی آخری شام آپ نے اسی طرح حضرت صاحب کو بیٹھے اور کام کرتے دیکھا تو آپ کو اپنا وہ خواب یاد آیا جو لاہور آنے سے قبل آپ نے دیکھا تھا- تو آپ کے دل میں وہم آیا جس پر بار بار آپ نے دل سے دور کرنے کی کوشش کی اس وقت حضرت صاحب "پیغام صلح" لکھ رہے تھے-

غرض آپ اس قسم کی روشن اور واضح خوابیں دیکھنے والی تھیں- قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت سیدہ نواب مبارک بیگم صاحبہ کے متعلق فرماتے ہیں

"ساری عمر خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ پیار اور محبت اور فضل اور رحمت کا سلوک کیا- اور انہوں نے کبھی بھی ان چیزوں کو اپنی کسی خوبی کا نتیجہ نہیں سمجھا- بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر فضل کے بعد جو احساس ان کے دل میں پیدا ہوا وہ یہی تھا کہ یہ میری کسی خوبی کا نتیجہ نہیں- محض خدا تعالیٰ کی عطا ہے-"

اور یقیناً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس فرمان کی عملی تصویر تھیں کہ ساری تدابیر کر کے اور انتہائی تدابیر کر کے سمجھو کہ ہم نے کچھ نہیں کیا- اور سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر کے سمجھو کہ ہم نے کوئی قربانی نہیں دی"

غیر معمولی حافظہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ عطا فرمایا تھا- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وصال کے وقت آپ کی عمر گیارہ سال دو ماہ چوبیس دن تھی- لیکن آپ کو حضرت صاحب سے جو محبت تھی اس کی وجہ سے آپ کے ذہن نے اکثر واقعات کو یاد رکھا- اور جماعت تک اس بیش بہا خزانے کو پہنچایا-

آپ فرماتی ہیں- جو بھی یاد ہے بہت صاف اور سب میرے دل پر نقش ہے- گویا اس وقت بھی دیکھ رہی ہوں- سن رہی ہوں- آپ کا بات کرنا' اٹھنا' بیٹھنا' سونا' سوتے میں کروٹ لینا' ٹہلنا' لکھنا' غرض سب کچھ دل پر نقش ہے-"

آپ اکثر چھوٹی چھوٹی باتیں بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے پوچھ لیتی تھیں- آپ فرماتی ہیں-

ایک شام آسمان پر ہلکے ہلکے ابر میں خوبصورت رنگ برنگ کی دھنک دیکھ کر ہم سب بچے خوش ہو رہے تھے- آپ اس وقت صحن میں ٹہل رہے تھے- جو بعد میں ام ناصر کا صحن کہلاتا رہا ہے- میں نے کہا یہ جو کمان ہے اس کو سب لوگ پنجابی میں مائی بڈھی کی پینگ کہتے ہیں- اس کو عربی میں کیا کہتے ہیں- فرمایا- اس کو عربی میں قوس قزح کہتے ہیں مگر تم اس کو قوس اللہ کہا کرو- نیز فرمایا کہ قوس قزح کے معنے شیطان کی کمان ہے- آپ فرماتی ہیں یہ بات مجھے ہمیشہ یاد رہی-

ایک مرتبہ کسی نے آپ کو لک اینڈ لاف دور بین کی طرز کا کوئی کھلونا لا کر دیا- آپ نے حضرت صاحب کو دکھایا- حضرت صاحب نے دیکھ کر تبسم فرمایا اور کہا کہ اب جاؤ دیکھو اور ہنسو- کھیلو- مگر یاد رکھنا میری جانب ہرگز نہ دیکھنا-

اس طرح آپ نے بزرگ و برتر خدا کے احترام کی وجہ سے کہ جس نے آپ کو یہ عزت کا مقام عطا فرمایا ہے- ادب کا طریق سکھایا- آپ فرماتی ہیں-" حضرت صاحب کی زبان میں معجزانہ اثر تھا آپ نہ بات بات پر ٹوکتے نہ شوخیوں پر جھڑکتے- بلکہ انتہائی نرمی سے فرماتے کہ یوں نہ کرو- جس بات سے آپ نے منع کیا مجھے یاد نہیں کہ کبھی بھول کر بھی وہ بات پھر کی ہو- بلکہ عمر بھر کو اس بات سے طبیعت بیزار ہو گئی-

ایک مرتبہ آپ اپنے بھائی مبارک احمد سے کھیل رہی تھیں قینچی ہاتھ میں تھی اور اس کی نوک مبارک احمد کی طرف تھی- حضرت صاحب نے تنبیہ فرمائی- کہ کبھی کوئی تیز قینچی چھری چاقو اس کی تیز رخ سے کسی کو نہ پکڑاؤ- اچانک لگ سکتی ہے کسی کی آنکھ میں لگ جائے کوئی نقصان پہنچے تو اپنے دل کو بھی ہمیشہ پچھتاوا رہے گا اور دوسرے کو تکلیف- اس طرح آپ کسی کو پتھر یا ڈھیلا کھینچ مارنے سے بھی منع فرماتے اس طرح حضرت صاحب نے سیدہ محترمہ کو کسی کو بری خبر پہنچانے سے منع کیا- تو آپ نے ہمیشہ کسی کو بری خبر پہنچانے سے اجتناب فرمایا-

بچپن میں ایک دفعہ آپ نے حضرت صاحب کو چارپائی پر عبادت پڑھتے دیکھا- تو دوسرے روز خود بھی چارپائی پر عبادت پڑھنی شروع کر دی- اتفاق سے حضرت صاحب کا ادھر سے گزر ہوا- آپ مسکرائے اور فرمایا- بچہ ہے- اس نے مجھے عبادت پڑھتے دیکھا ہے مگر یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ ایسا تو بیماری کی حالت میں میں نے کیا تھا- فرماتی ہیں اس طرح میرے کانوں سے بات گزار دی اور مجھے سمجھ آ گئی- آپ فرماتی ہیں حضرت صاحب مغرب اور عشاء کے بعد گھر سے باہر رہنا ناپسند فرماتے تھے- آپ عام شکایت یا کسی خادم یا خادمہ کی چوری وغیرہ کی بات سنتے تو کہنے والے کو ٹوک دیتے- مگر ایسی بات جس کا اثر بچوں اور گھر کے ماحول پر پڑتا ہو- تو پھر اس بات کو ٹالتے نہ تھے ایک لڑکی کی کچھ عورتوں نے شکایت کی کہ یہ کھڑکی میں سے باہر گلی میں جھانکتی رہتی ہے- آپ نے اس کو بلا کر خفگی کا اظہار کیا اور کہا کہ تمہاری سزا ہے کہ اب میری لڑکی تم سے نہیں کھیلے گی- نہ بات کرے گی اور مجھے بھی بلا کر کہا کہ اب اس سے نہ بولنا- وہ بہت روئی دھوئی- توبہ کی- تو آپ نے دو چار روز کے بعد مجھے بلا کر کہا- اب تم اس کے ساتھ بات کر سکتی ہو-

بچپن کی ناسمجھی میں کسی بچے کی توتلی زبان سے گالی سن کر حضرت صاحب نے بہت خفگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ اس چھوٹی عمر میں جو الفاظ زبان پر چڑھ جاتے ہیں وہ دماغ میں محفوظ بھی رہ جاتے ہیں- اور بعض دفعہ انسان کی زبان پر مرتے وقت جاری ہو جاتے ہیں- بچے کو فضول بات ہرگز نہیں سکھانی چاہئے- آپ فرماتی ہیں حضرت صاحب کی تو بات ہی اور تھی- آپ کا نمونہ ہی کافی تھا- پھر بھی آپ بوقت فرصت بزرگوں کے واقعات اور ایسی باتیں سناتے جن سے دل پر بہت اچھا اثر ہوتا تھا-

ایک اچھی بات

اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مستجاب

ایک دوست نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی خدمت میں عرض کیا کہ حصول رزق کے متعلق صاحب ایمان دعا سے کام لیتا ہے۔ اور جو صاحب ایمان نہیں تدبیر سے۔ لیکن نظریہ آتا ہے تدبیر سے کام لینے والا دعا کرنے والے کی نسبت زیادہ کامیاب رہتا ہے۔ حالانکہ دعا اور اللہ تعالیٰ پر توکل تدبیر سے بہرحال افضل ہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا:-

"جب تک کوئی پیمانہ ایسا نہ ہو جس سے ایک شخص کی دعا اور دوسرے کی تدبیر کا باہم موازنہ کیا جاسکے اس وقت تک یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ اس میدان میں تدبیر دعا سے بڑھ کر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگوں نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا کہ رزق کے متعلق صاحب ایمان کو صرف دعا اور توکل سے کام لینے کا حکم نہیں۔ اور دعا اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک ظاہری جدوجہد اور ظاہری کوشش کا سلسلہ بھی جاری نہ رکھا جائے۔ ہاں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے رزق کا اللہ تعالیٰ خود ذمہ وار ہوتا ہے ایسے لوگوں کو بغیر تدبیر کے ہی اللہ تعالیٰ رزق پہنچادیتا ہے۔

کہتے ہیں کوئی بزرگ تھے۔ انہیں ایک دفعہ الہام ہوا کہ تمہیں اب کمائی کی ضرورت نہیں۔ ہم خود تمہیں رزق دیں گے چنانچہ انہوں نے روزی کمانی چھوڑدی۔ ان کے بیوی بچوں کو فکر پیدا ہوا کہ اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو ہم تو بھوکے مرنے لگیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اور ان کے دوسرے رشتہ داروں نے انہیں سمجھانا شروع کردیا کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں آپ کوئی کام کریں اور فارغ نہ بیٹھیں۔ ایسا نہ ہو کہ فاقوں تک نوبت پہنچ جائے۔ وہ کہنے لگے میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہوں۔ وہ خود میری روزی کا سامان پیدا کرے گا۔ جب وہ کسی طرح نہ مانے تو انہوں نے تنگ آکر ان کے ایک دوست سے جو خود بھی بزرگ تھے کہا کہ آپ انہیں سمجھائیں۔ شاید وہ آپ کی بات مان جائیں۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کام کیا کریں فارغ نہ بیٹھیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں اور مہمان اگر اپنا کھانا آپ پکائے تو میزبان برا منایا کرتا ہے۔ اس لئے میں تو اپنے کھانے کا فکر نہیں کر سکتا۔ وہ کہنے لگا آپ اگر اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں تو سنئے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مہمانی صرف تین دن ہوتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔ پس آپ بھی تین دن ایسا کرسکتے ہیں ہمیشہ کے لئے ایسا نہیں کرسکتے۔ وہ کہنے لگے جس کا میں مہمان ہوں وہ فرماتا ہے کہ میرا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ اگر میں ان تین دنوں کے بعد زندہ رہا تو آپ بے شک اعتراض کریں۔ لیکن جب تک یہ تین دن ختم نہیں ہوتے۔ میری مہمانی بھی ختم نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آخری عمر میں ایک دفعہ سخت کھانسی ہوئی۔ کھانسی اتنی شدید تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی نے اخبارات میں اس بات کا پڑھ کر شائع کردیا کہ مجھے الہام ہوا ہے مرزا صاحب کو سل ہو گئی ہے۔ میں ہی آپ کو دوا پلایا کرتا تھا۔ اور میں سمجھا کرتا تھا کہ آپ کی بیماری کے معاملات میں مجھے دخل دینے کا حق ہے۔ ایک دفعہ آپ لیٹے ہوئے تھے کہ آپ کو کھانسی کا سخت دورہ اٹھا میں نے آپ کو دوا پلائی ابھی میں دوائی پلا کر ہٹا ہی تھا کہ کوئی دوست پھلوں کی ایک ٹوکری دے گئے جس میں کیلے بھی تھے۔ کیلا نزلہ اور کھانسی بھی پیدا کرتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہماری والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کھانسی میں کیلا کھانا کیسا ہوتا ہے۔ والدہ صاحبہ کہنے لگیں کیلا کھانے سے نزلہ بڑھ جاتا ہے۔ پھر مجھ سے پوچھا اور فرمایا کھانسی میں کیلا کھانا کیسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا شدید مضر ہوتا ہے۔ یہ پوچھ کر آپ نے فرمایا ٹوکری ادھر کرو۔ ہم نے ٹوکری آپ کی طرف کی تو آپ نے ایک کیلا اٹھایا اور چھلکا اتار کر اسے کھانا شروع کردیا۔ میں نے یہ دیکھتے ہی شور مچانا شروع کردیا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ ابھی آپ کو کھانسی کا شدید دورہ ہوا ہے۔ اور کیلا کھانسی میں سخت مضر ہوتا ہے۔ آپ میری باتیں سن کر مسکراتے رہے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمانے لگے کہ مجھے ابھی خدا نے (بتایا ہے) کہ تمہاری کھانسی جاتی رہی اس لئے میں نے کیلا کھالیا ہے۔ کیونکہ جب خدا نے کہا ہے کہ کھانسی جاتی رہی تو کیلا کس طرح کھانسی پیدا کرسکتا ہے۔

اب اس کے یہ معنے نہیں کہ جس شخص کو کھانسی کی شکایت ہو وہ بے شک کیلا کھالیا کرے۔ وہی شخص ایسا کرسکتا ہے جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے صحت کی خبر دی گئی ہو۔ اسی طرح جس شخص کو خدا کہہ دے کہ تمہیں رزق کے لئے کسی تدبیر کی ضرورت نہیں اس کے رزق کا ذمہ دار خود خدا ہو جاتا ہے۔ لیکن باقی لوگوں کے متعلق حصول رزق کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہی قانون مقرر کیا ہوا ہے کہ وہ کوشش کریں۔ ہاں ہم ضرور مانتے ہیں کہ صاحب ایمان کے لئے جہاں دنیاوی رستے بند ہو جاتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ اس کی دعا کی برکت سے ان بند راستوں کو بھی کھول دیتا ہے۔

یاد رفتگاں

انعام اللہ ورک ربوہ

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

ماں کا وجود اس دنیا کے مصائب و آلام کی تپتی ہوئی دھوپ میں ایسے شجر کی مانند ہوتا ہے کہ جس شجر کے سائے تلے انسان اپنے آپ کو مکمل محسوس کرتا ہے۔ خدا کے بعد انسان کو ماں کے وجود سے ایک ایسے عجیب قسم کے تحفظ کا احساس ہوتا ہے کہ جس احساس کو قلم بیان نہیں کر سکتا۔ انسان کو کوئی پریشانی کوئی غم نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ ماں جیسے نہایت ہی پیارے وجود کی دعائیں ہوں۔ اس دکھ کا گہرا احساس 4 فروری 1996ء کو ہوا جب ہماری بہت ہی پیاری امی جان ہمیں روتا چھوڑ کر خالق حقیقی سے جاملیں۔ پیاری امی جان کو دل کا عارضہ لاحق تھا۔ دل کا پہلا اٹیک 95ء میں ہوا تھا اس کے بعد سارا سال امی جان کو ہفتہ یا مہینہ بعد دل میں درد کا احساس رہا کرتا تھا۔ لیکن پیاری امی جان نے اس مرض کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔

پیاری امی جان کی خاندان بھر میں بڑی عزت کی جاتی تھی قریبی عزیز اور رشتہ دار گھریلو مسائل کے حل کے لئے امی جان کو بلایا کرتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہماری امی جان کو بڑی فہم و فراست سے نوازا تھا۔ جس کے مطابق آپ جھگڑوں کو ختم کرتیں۔ ہماری امی جان نہایت ہی صابر و شاکر خاتون تھیں۔ زندگی میں بہت سے ابتلاء دکھ اور تکلیفیں ایسی آئیں کہ جہاں پر عام انسان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے۔ لیکن پیاری امی جان نے ان ابتلاؤں اور تکلیفوں کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ ہماری امی جان نہایت نیک اور پرہیزگار تھیں۔ آپ نے ہمیشہ دوسروں کو اپنی خوشی میں شریک کیا۔ آپ نہایت مہمان نواز تھیں۔ مہمان چاہے دن کو آتا یا رات کو آپ نہایت اخلاق اور خندہ پیشانی سے اس کا استقبال کرتیں۔ اور خاطر تواضع میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھتیں جو کچھ گھر میں موجود ہوتا مہمان کے سامنے پیش کر دیتیں۔ پیاری امی جان نے نہایت سادہ طبیعت پائی تھی ساری زندگی میں آپ کے کھانے اور پہننے میں سادگی کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ پیاری امی جان کا جماعت سے گہرا دلی تعلق تھا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھواتیں اور ہر قسم کا چندہ بڑی باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ جماعت کے کام کے سلسلے میں جب بھی کبھی ڈیوٹی پر ہماری ضرورت پڑتی تو آپ نے ہمیں کبھی نہیں روکا کہ اس وقت مت جاؤ بلکہ ہمیشہ حوصلہ بڑھاتیں اور کہتیں کہ خدا سے دعا کرتے ہوئے جانا۔ پیاری امی جان کلام الٰہی بھی نہایت خوش الحانی سے پڑھتیں۔ آپ کا تلفظ بہت اچھا تھا۔ امی جان نہایت ٹھنڈی طبیعت کی مالک تھیں ہمیشہ غلطی پر پیار سے سمجھاتیں اور اگر کبھی کسی بات پر تھوڑا سا ناراض ہوتیں اور ہم ان کو مناتے تو اسی وقت مسکرا دیتیں۔ امی جان نے ہم سب کی تربیت بڑے اچھے انداز میں کی اور ہمیشہ نیکی کرنے کی تلقین کی۔ اور کہا کرتیں کہ ہر ایک سے بڑے اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔ یہ تربیت امی جان کے اعلیٰ اخلاق کی دلیل تھی۔ امی جان بڑی دعا گو تھیں۔ خدا تعالیٰ سے بڑے تضرع اور خشوع و خضوع سے دعا کرتیں۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں سنتا تھا کیونکہ ہم سب بہن بھائی آج جس مقام پر ہیں یہ سب ہماری پیاری امی جان ہی کی دعاؤں کا ثمر ہے۔ پچھلے سال مارچ میں اپنے دو بیٹوں کی شادیاں کیں۔ شادیوں پر نہایت خوش تھیں اور دعا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خوش و خرم زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امی جان کی وفات سے ہم سب کے وجود کے اندر جو ایک خلاء پیدا ہوا ہے وہ تو شاید ساری زندگی پر نہ ہو سکے کیونکہ والدین کی نعمت سے تو سبھی آشنا ہیں لیکن ہماری پیاری امی جان جیسی ماں کم ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔

یاد ماضی

ہماری تاریخ

ایک احمدی مولوی صاحب نے کافر کہنے والے اور کاذب کہنے والے مولویوں کے ہاتھوں تنگ آ کر حضرت امام جماعت الاول کی خدمت میں خط لکھا کہ یہ بھی تو ہیں۔ کیوں نہ ایسا کیا جاوے کہ ہماری جماعت کے مولوی صاحبان ان کے حق میں ایک کفر کا فتویٰ ان پر مہریں تیار کرکے شائع کردیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ان کو لکھ دو کہ آپ ان مخالفین کے ساتھ بھی نیک سلوک کرتے رہیں اور ان کے حق میں دعا کرتے رہیں۔ اور ان کے ساتھ حتی الوسع نیکی کرتے رہیں۔ وہ برا کہیں تو آپ خاموش رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مند کرے گا۔

انجمن احمدیہ مونگھیر کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے حضرت امام جماعت الاول نے 8۔ نومبر 1910ء کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو روانہ کیا۔ رستہ میں ان ہر دو بزرگوں نے شاہجہان پور میں لیکچر دئے۔ جن سے متاثر ہو کر دو ہندو مرد اور ایک عورت مشرف بدین حق ہوئے جو حضرت حافظ سید علی میاں صاحب اور ان کے فرزند ارجمند حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب کے عرصہ سے زیر (اثر) تھے۔ اس جلسہ کی اصل خبران دنوں جناب محمد علی عابد نے اخبار

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شفیق قیصر

الفضل 14 جولائی 1959ء

مطالعہ اور اس کا طریق

نوٹ :- یہ مقالہ مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے اجلاس میں پڑھا گیا:-

کسی چیز کو براہ راست زیر غور لانے سے جو معلومات ہمیں حاصل ہوتی ہیں' ان کا نام مطالعہ ہے۔ اسی طرح کلاس روم میں بیٹھ کر کتابیں پڑھ کر جو علم حاصل ہوتا ہے وہ بھی مطالعہ کہلاتا ہے۔

جب ہم کہتے ہیں کہ مطالعہ کیسے کیا جائے؟ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ غور فکر کس طرح کیا جائے اور کسی چیز کو سیکھنے اور اس کے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لئے اپنی توجہ کو کس طرح مرکوز کیا جائے؟

سکول اور کالج میں زیادہ تر کتب اور لیکچروں کے ذریعہ علم حاصل کیا جاتا ہے اور یہ علم جو سکول اور کالج کی زندگی میں حاصل ہوتا ہے اس کو باوجود کوشش کے سکول یا کالج کی زندگی کے علاوہ دوسری جگہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن وسعت مطالعہ کے لئے ضروری ہے کہ کتب اور لیکچروں سے حاصل شدہ معلومات اور روزمرہ کے مشاہدات سے جو علم حاصل ہوتا ہے ان دونوں کے درمیان رابطہ پیدا کیا جائے رابطہ پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ روزانہ کے مشاہدات و اعمال میں اپنے کتابی علم سے حاصل شدہ مضامین کا پس منظر تلاش کیا جائے۔ ایسا مطالعہ نہایت ہی مفید اور موثر ثابت ہوتا ہے۔

کسی کام کے متعلق محض ارادہ کر لینا کہ فلاں کام اس طرح کیا جائے گا یا اپنی خواہش کا اظہار کرنا کہ فلاں کام اس طرح ہو جائے! یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ جن سے کوئی تجربہ حاصل نہیں ہوتا یہی حال مطالعہ کا ہے اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ کتابیں پڑھ لینے سے ہی مطالعہ کا مفہوم ادا ہو جاتا ہے تو ایسا سمجھنا ہماری غلطی ہے۔ اگر ہم اپنی خواہشات اور ارادوں کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے مسلسل کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے محض ارادوں یا خواہشات سے ایسے کاموں کی تکمیل نہیں ہوا کرتی۔ دوسرے امور کی طرح مطالعہ میں بھی یہ ضرب المثل پوری طرح صادق آتی ہے کہ "مشق انسان کو کامل بناتی ہے" پس ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ ہمارے علم کے کون سے پہلو ایسے ہیں جن پر ہم پوری طرح توجہ نہیں دے سکے۔ اور ہمیں ان پہلوؤں کو ترقی دینا ہے اس کے بعد یہ تہیہ کر لینا چاہئے کہ ہر ممکن طریق پر عمل کر کے ہم نے اپنے علم کے ان نامکمل پہلوؤں کو مکمل کرنا ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جتنا یہ موضوع اہمیت کا حامل ہے اتنی ہی اس طرف کم توجہ دی گئی ہے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر لٹریچر نہ ہونے کے برابر ہے اس کی ایک وجہ بدقسمتی سے ہمارے ملک کے مصنفین اور ناشرین کا علم کے مفید پہلو نظرانداز کر دینا ہے وہ ہر ممکن طریق سے کوشش کر کے ایسی کتاب مارکیٹ میں مہیا کرتے ہیں۔ جس سے انہیں نسبتاً زیادہ مالی فائدہ ہو۔ لیکن اس کے برعکس یورپ یا امریکہ میں علم کے افادی پہلو کو اہمیت دی جاتی ہے اور ایسی کتب کی اشاعت کی جاتی ہے۔ جو تعلیمی اور علمی ترقی میں ضروری مواد مہیا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ان کی تصانیف کو عام پسند اور کثیرالاشاعت بنا دیتی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے عوام تعلیم یافتہ ہیں۔ ہمارے ملک کے عوام سے نسبتاً تعلیمی لحاظ سے بہت آگے ہیں۔ اگر ملک کی آبادی تعلیم یافتہ نہ ہو گی۔ تو کتابیں کون پڑھے گا؟ کیا صرف وہی لوگ کتابیں پڑھیں گے۔ جن کی اکثریت کا مطمح نظر محض ذہنی تعیش ہے؟ اگر ناشرین اور مصنفین کو قومی فلاح کا خیال بھی آ جائے اور مارکیٹ ایسی مفید اور منفعت بخش کتب سے بھر جائے۔ تب بھی اس کا معجزانہ اثر اسی وقت تک وسیع پیمانہ پر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ملک کی اکثریت زیور علم سے آراستہ نہ ہو جائے۔ ان ممالک کے لوگوں کا ذہنی شعور مجموعی طور پر ہمارے عوام سے بلند ہے۔ یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ ہمارے ملک کی تعلیم یافتہ آبادی کے اعداد و شمار دیگر یورپین اور امریکی ممالک کے مقابلہ میں ایک معمولی کسر ہیں۔ اب خدا کے فضل سے تعلیمی ترقی کے آثار نمایاں ہیں مگر جب تک ملک میں تعلیم عام نہیں ہوتی اور ہر شخص تعلیم کی حقیقت سے آشنا نہیں ہو جاتا اس قسم کا ذہنی تغیر لانا مشکل ہی ہے۔ ہمارے ملک کے اقتصادی مسائل ہی ایسے ہیں کہ ہم مجبور ہیں کہ علم کو رزق کی سبیل تصور کریں اور یہ نظریہ علم کی افادیت کے شجر پر تبر کا حکم رکھتا ہے متمدن ممالک کی اقتصادی اور معاشی حالت بہت بلند ہے۔ چنانچہ وہاں کا نظریہ تحصیل علم ہمارے نظریہ سے بہت مختلف ہے۔ مثلاً ایک مصنف لکھتا ہے۔ جو کچھ ہم کالجوں اور سکولوں میں سیکھتے ہیں۔ وہ علم نہیں بلکہ علم حاصل کرنے کا طریقہ ہے"

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں علم کو کس کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے جب تک ہمارے ملک کی اقتصادی سطح دوسرے متمدن ممالک کی سطح کے برابر نہیں ہوتی اس وقت تک اس غلامانہ ذہنیت کا ناپید ہونا ناممکن ہے۔ الغرض ملک کے اقتصادی معاشی حالات میں تغیر اور ناشرین و مصنفین کے نظریات میں تغیر اور ملک میں تعلیم کے عام ہونے سے کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا ملک بھی ان ممالک سے کسی طرح پیچھے رہے۔

ہر علم کے موثر مطالعہ کے لئے ایک بنیادی ضرورت ہوتی ہے اور اس ضرورت کے بغیر اس کی تکمیل ممکن نہیں ہوتی۔ آپ کے حالات کتنے ہی سازگار کیوں نہ ہوں۔ اور ذرائع معلومات کتنے ہی وسیع کیوں نہ ہوں۔ اگر آپ مطالعہ سے متعلق تمام عمدہ تجاویز سے واقف ہیں۔ لیکن دینی بنیادی ضرورت کو پورا نہیں کرتے۔ تو آپ اس علم میں حقیقی کامیابی حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ مطالعہ کی بنیادی ضرورت یہ ہے کہ تحصیل علم اور مطالعہ کے مقصد میں ایک خاص جوش اور عزم ہونا چاہئے آپ کے دل میں ہر علم کے متعلق معلومات فراہم کرنے کی ایک شدید خواہش اور تڑپ ہونی چاہئے۔ سکول یا کالج سے جو کام ملے یا جو کام وہاں کرنا ہے۔ اس کے کرنے کی ایک لگن ہونی چاہئے۔ باقی جتنے بھی اصول ہیں وہ سب اس بنیادی ضرورت کے ماتحت آتے ہیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس بنیادی ضرورت کا احساس کس طرح پیدا کیا جائے؟ اور آپ کس طرح اس کو اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اکثر یہ سوچتے رہئے کہ آپ کا سکول یا کالج آنے کا کیا مقصد ہے؟ اور آپ کس منزل کے حصول کی خاطر علم حاصل کر رہے ہیں اور اگر آپ نے اپنے اس تعلیمی دور کو دلچسپی شوق اور احسن طریق سے سرانجام دیا تو اس کے کیا مفید نتائج برآمد ہوں گے؟ اور اگر اس بارہ میں سستی اور کاہلی برتی گئی تو پھر کون سے برے نتائج پیدا ہوں گے اور وہ آپ کی زندگی پر کیا اثر چھوڑیں گے؟ پس مطالعہ کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس کی بنیادی ضرورت کے متعلق انتہائی سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

یہ تو مطالعہ کی بنیادی اہمیت کا پہلو تھا۔ اب مطالعہ کے عام پہلو کو لیتا ہوں۔ اس ضمن میں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ علم کا حاصل کرنا ہر انسان کا ایک بنیادی حق ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں جبکہ تعلیم کا دور دورہ عام ہے بلکہ لازمی ہے ہم یہ بھول سکتے ہیں کہ انسانی تاریخ کا ایک تاریک اور طویل دور ایسا بھی تھا جبکہ تحصیل علم پر معاشرہ کے ایک مخصوص طبقہ کا اجارہ تھا اور یہ طبقہ مذہبی رہنماؤں کا وہ گروہ تھا جس کو پنڈت' پادری اور کاہن کے ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔ اس طبقہ کی یہ خواہش تھی کہ عام لوگ غریب اور جاہل رہیں تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق ان پر حکومت کر سکیں اور جس طرح چاہیں ان سے کام لیں چنانچہ انہوں نے یہ اصول بنا دیا تھا کہ کوئی عام شخص علم حاصل نہیں کر سکتا لیکن دین حق نے مذہبی راہنماؤں کی اس ظالمانہ نفسانیت کو یکسر ختم کر دیا۔ جس کو دوسرے مذاہب باوجود کوشش کے ختم نہ کر سکے تھے۔ اگرچہ ابتداء میں خود انسان نے اس خلاف فطرت جوئے کو اتار پھینکنے کی کوشش کی جس کا کوئی ٹھوس نتیجہ نہ نکلا اس دور میں اس اجارہ داری کے نتیجہ میں برہمنوں اور شتریوں کے مناقشات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر رومیش چندر دت مصنف "قدیم ہندوستان کی تہذیب" رقمطراز ہیں۔

"معذور شتریوں نے اس جوئے کو جس کی رگڑ سے ان کی گردنیں مجروح ہو گئی تھیں جوش و خروش کے ساتھ جنبش دینے اور بمقابلہ برہمنوں کے علمی و مذہبی دوڑ میں مساوات کا ثبوت پیش کرنے کی غرض سے تگاپوئے بلیغ کی اور ان بے معنی مذہبی طریقوں اور رواجی دستور العملوں سے عاجز و تنگ آ کر جن کا اظہار و اعلان پیشوایان دین کیا کرتے تھے۔ شتریوں نے صداقت کے متعلق نئے نئے قیاسات اور پرزور تحقیقات شروع کر دیں۔ اس پر بھی یہ جدوجہد اور سعی سب کی سب بے اثر ثابت ہوئیں اور آخر پیشوایان دین کا ہی پلہ بھاری رہا۔

(قدیم ہندوستان کی تہذیب ترجمہ ص 13)

لیکن اس کے برعکس دین حق نے نہ صرف اس مطلق العنانی کا یکسر خاتمہ کر دیا بلکہ حصول علم کو تمام مسلمانوں کے لئے بغیر کسی تخصیص و تمیز کے لازمی قرار دیا آج شاید اس بات کو اتنا اہم خیال نہ کیا جائے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ دین حق کا یہ پر از حکمت اقدام جس نے علم کو ایک عوامی شکل میں پیش کیا اور جس کے نتیجہ میں انسانی روح اور ذہن کو ایک کامل آزادی نصیب ہوئی۔ انسانی تاریخ کا نہایت ہی اہم اور دوررس انقلاب تھا جس کا مقابلہ یورپ کے صنعتی انقلاب اور انقلاب فرانس اور احیائے علوم کی دیگر تحاریک سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔

○ حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں کہ۔

"اگر ہم اپنی اولاد کو صحیح معنوں میں قربان کریں تو ہماری اولاد اتنی بڑھے گی جتنے آسمان کے ستارے۔ پس اگر کوئی سچی محبت خدا اور رسول سے رکھتا' اور اگر اس کو دین حق اور سلسلہ احمدیہ سے بلکہ اگر اس کو انسانیت سے بھی کچھ انس ہے تو بچپن میں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے۔ جہاں آپ نے اپنے نفسوں کو لالچ، طمع، حرص' چوری اور جھوٹ جیسی بداخلاقیوں سے بچاؤ وہاں بچوں کو بھی ان کا عادی نہ ہونے دو اور ان کی پوری پوری نگرانی کرو۔ دین کی اور سلسلہ کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کرو۔ ان سے بے جا محبت کر کے اعلیٰ اخلاق کے سیکھنے سے ان کو محروم نہ رکھو تا دوسروں کے لئے نمونہ بنیں بلکہ دنیا میں ایک بڑی قوم اور نسل بنیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا کہ خدا کی بادشاہت میں بچے داخل ہو سکتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ کوئی قوم آئندہ زندہ نہیں رہ سکتی جب تک کہ وہ اپنی اولاد کی بچپن میں تربیت کی فکر نہیں کرتی۔ پس بچپن میں اپنی اولاد کے اخلاق کی درستی اور اصلاح کرو۔ تا تم کو دائمی عید نصیب ہو ورنہ اچھے اچھے کپڑے بچوں کو پہنا دینا کوئی خوشی کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو احسن طریق سے پورا کریں"

(الفضل 21۔ جولائی 1925ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت میں عام انتخابات

بھارت کے الیکشن کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ 27- اپریل سے 21- مئی تک کے عرصے میں بھارت میں عام انتخابات 4- تاریخوں میں ہوں گے- تاریخیں 27- اپریل 2- مئی' 7- مئی اور 21- مئی ہوں گی- اس اعلان میں اہم بات یہ ہے کہ 21- مئی کو مقبوضہ کشمیر میں لوک سبھا کی چھ نشستوں پر بھی انتخابات ہوں کے یہ وہی تاریخ ہے جس روز کشمیر کے میرواعظ کو شہید کیا گیا- اس کے علاوہ راجیو گاندھی کی بم دھماکے میں ہلاکت کی بھی یہی تاریخ ہے-

بھارتی الیکشن کمشنر مسٹر ٹی این سیشن نے یہ اعلان کر کے بھارت میں انتخابی مہم شروع کرنے کا بگل بجادیا ہے-

یاد رہے کہ بھارت میں عام انتخابات ایک دن منعقد نہیں ہوتے بلکہ مرحلہ دار ہوتے ہیں- گزشتہ انتخابات میں پہلے مرحلے میں راجیو گاندھی کی کامیابی کے بعد دوسرے مرحلے کے انعقاد سے پہلے پہلے ان کو ایک بم دھماکہ میں ہلاک کر دیا گیا تھا- کیونکہ یہ بات قریباً طے ہو گئی تھی کہ آئندہ وزیراعظم راجیو گاندھی ہوں گے-

بھارت میں ووٹروں کی تعداد 59 کروڑ ہے- بھارت کے وزیراعظم مسٹر نرسیمہا راؤ کو دائیں اور بائیں بازو دونوں کی سیاسی جماعتوں کے ساتھ سخت مقابلہ درپیش ہے- بھارتیہ جنتا پارٹی اور بائیں بازو کا مجوزہ اتحاد ان کے سخت حریف ثابت ہوں گے-

الیکشن کمیشن کے پروگرام کے مطابق 27- اپریل کو بھارت کے شمال اور جنوب کے علاقوں میں انتخابات ہوں گے- جبکہ دیگر زیادہ آبادی والے علاقوں میں 2- اور 7- مئی کو انتخابات ہوں گے اور اس کے دو ہفتوں کے بعد 21- مئی کو بھارتی مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کا انعقاد ہو گا- 27- اپریل اور 2- مئی کو ہونے والے انتخابات کے ووٹوں کی گنتی کا کام 8- مئی کو اور 7- مئی کو ہونے والے انتخابات کے ووٹوں کی گنتی کا کام 9- مئی کو ہو گا-

بھارتی صدر انتخابات کا رسمی نوٹیفیکیشن 27- مارچ کو جاری کریں گے- 3- اپریل کو امیدواروں سے کاغذات نامزدگی طلب کئے جائیں گے- 4- اپریل کو کاغذات کی جانچ پڑتال ہو گی- 6- اپریل تک کاغذات واپس لئے جا سکیں گے جس کے بعد امیدواروں کی حتمی فہرست جاری کر دی جائے گی-

بھارتی الیکشن کمشنر نے بتایا ہے کہ اترپردیش اور کشمیر کے صوبوں کی ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات سے پہلے نئی دہلی کی وفاقی حکومت ان صوبوں سے صدر راج کے نفاذ کے خاتمے کا اعلان کرے گی-

بھارت میں رشوت کے مشہور سکینڈل جین حوالہ کیس کے بعد بہار میں 5- ارب روپے کے ایک سکینڈل کا انکشاف ہوا ہے- حکومت پر الزام ہے کہ اس نے اینمل ہسبنڈری ڈیپارٹمنٹ کے لئے مختص یہ رقم خورد برد کر لی ہے- بہار کے چیف منسٹر لالو پرشاد یادیو پر اس سلسلے میں الزامات عائد کئے جا رہے ہیں- بھارتی سپریم کورٹ نے سنٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اس معاملے کی چھان بین کرے- سپریم کورٹ نے پٹنہ ہائی کورٹ کے فیصلے کی توثیق کر دی ہے-

تاہم بہار کے وزیر اعلیٰ نے اس تحقیقات کو سی بی آئی کے سپرد کئے جانے پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اس کو بہار کی پولیس کی بے عزتی قرار دیا ہے- انہوں نے کہا کہ اگر آپ بہار کی پولیس پر اعتماد نہیں کرتے تو بہار کے لوگ سی بی آئی پر کیوں اعتماد کریں گے؟

ooo

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کے اعلان پر ردعمل

مقبوضہ وادئ کشمیر میں 23- مارچ کو بھارتی الیکشن کمیشن کے اس اعلان پر کہ 21- مئی کو مقبوضہ کشمیر میں انتخابات ہوں گے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے پوری وادی میں ہڑتال کی گئی تمام کاروباری اور تجارتی ادارے بند رہے- ٹرانسپورٹ کا پہیہ جام رہا- مقبوضہ کشمیر کی کل جماعتی حریت کانفرنس کے ترجمان نے کہا کہ عموماً 23- مارچ کو یوم قرارداد پاکستان کے موقع پر کشمیر میں ہڑتال نہیں کی جاتی لیکن اس دفعہ بھارتی حکومت کو یہ بتانا مقصود تھا کہ کشمیری عوام بھارتی حکومت کے الیکشن کے منصوبے سے اتفاق نہیں کرتے-

کشمیریوں کے ترجمانوں نے کہا ہے کہ اس سے قبل بھی مقبوضہ کشمیر میں کئی انتخابات ہو چکے ہیں- لیکن اہل کشمیر کو انتخابات کی نہیں بلکہ حق خود اختیاری کی ضرورت ہے- اور عام انتخابات سے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا- بلکہ یہ مسئلہ بھارت پاکستان اور مجاہدین کی تنظیموں کی مشترکہ بات چیت سے ہی حل ہو سکتا ہے-

یاد رہے کہ کشمیریوں کی حالیہ جدوجہد اس وقت شروع ہوئی تھی جب بھارت میں اور مقبوضہ وادی کشمیر میں انتخابات ہوئے تھے- مقبوضہ کشمیر میں ان انتخابات کا بائیکاٹ کیا گیا تھا اور محض 5- فیصد کے قریب ووٹنگ ہوئی تھی- اور عالمی مبصرین یہ دیکھ کر حیران رہ گئے تھے کہ کشمیریوں نے کس طرح خاموشی کے ساتھ انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا تھا-

اب ایک بار پھر شاید اسی تاریخ کو دوبارہ دوہرایا جائے گا؟

ooo

اخبارات سے

o انگریزی روزنامہ ڈان کے 21- مارچ 1996ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کرکٹ اور اقلیتیوں کے عنوان سے بشپ جان جوزف اور ان کی ایکشن کمیٹی نے بشپ ہاؤس فیصل آباد سے لکھا ہے-

کیا بنگلور میں پاکستان ہرا تھا- ہرگز نہیں- حقیقت یہ ہے کہ بنگلور میں جو ٹیم ہاری تھی وہ ایک خاص گروپ کے ساتھ تعلق رکھتی تھی اگر ٹیم سارے پاکستان کی نمائندگی کرتی تو یقینی طور پر اس ٹیم میں اقلیتیوں کے کھلاڑی بھی موجود ہوتے- اس ٹیم میں کوئی عیسائی نہیں تھا- کوئی ہندو نہیں تھا کوئی پارسی نہیں تھا- پھر اس ٹیم کو پاکستان کی نمائندہ ٹیم کیسے کہا جا سکتا ہے- آج سے چند سال قبل قومی اسمبلی کے ایک عیسائی رکن نے اپنی تقریر کرتے ہوئے ایک دعا سے آغاز کیا تھا- ایک مسلمان ممبر نے اس پر اعتراض کیا کہ ہم یہاں کسی عیسائی دعا کو برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ایک اسلامی اسمبلی ہے- عیسائی رکن اسمبلی نے جواب دیا کہ یہ مسلمانوں کی نہیں بلکہ پاکستان کی اسمبلی ہے کیونکہ اس میں مسلمان عیسائی ہندو اور پارسی اراکین موجود ہیں-

ہم ایک ایسی ٹیم کو تسلیم نہیں کر سکتے جس میں کھیلنے والوں میں اقلیتیوں کے افراد موجود نہ ہوں- بھارتی ٹیم کی طرف دیکھیں- جس ٹیم نے بنگلور میں کرکٹ کا میچ کھیلا اس کے کیپٹن ہندوستان میں ایک اقلیتی جماعت کے رکن ہیں- خدا تعالیٰ تحمل کو برداشت کرتا ہے- وہ بھائی چارہ چاہتا ہے اور اتحاد کے ساتھ آپس میں ایک دوسرے کو سمجھ لینے کی صفت کو پسند کرتا ہے- ہم اس خاص گروپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے پورے علاقے میں اس کے تمام چار صوبوں میں کوئی بھی ایسا عیسائی ہندو یا پارسی شخص نہیں ہے جو اس نیشنل ٹیم میں شامل کیا جا سکے؟ بنگلور میں جو شرمناک شکست ہوئی ہے اس سے ہمیں یہ سبق حاصل کرنا چاہئے- کہ اگر ہم بھی خاموش رہیں تو ہم اپنے پیارے پاکستان کی محبت کے اظہار میں ناکام رہے ہوں گے- لہٰذا ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ آئندہ ہم کسی ایسی قومی ٹیم کو تسلیم نہیں کریں گے جس میں اقلیتی نمائندوں کی موجودگی نہ پائی جائے اور ہم نسلی امتیاز کی کسی ایسی ٹیم کو پاکستان کا جھنڈا استعمال نہیں کرنے دیں گے کیونکہ اس جھنڈے میں جو سفید حصہ ہے وہ ہمارے لئے اتنا ہی مقدس ہے جتنا کہ اس کا سبز حصہ- آخیر میں ہم یہ چاہیں گے کہ ہر شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اگر اس خاص گروپ نے کوئی ٹیم ترتیب دی اور اسے قومی ٹیم کے مطابق کھلایا گیا تو ہم ساری دنیا کو یہ بات بتا دیں گے- ابلاغ عامہ کے ذریعہ بھی اور بینرز اور پوسٹرز اس جگہ پر لگا کر جہاں کھیل کھیلی جا رہی ہو گی کہ یہ ٹیم ہمارے پیارے مادر وطن پاکستان کی نمائندگی نہیں کرتی- یہ صرف پاکستان کے ایک خاص گروپ کی نمائندہ ہے یہ ہمارا پہلا اقدام ہو گا اس بہت بڑی ناانصافی کی راہ روکنے کا-

o حضرت حلمی شافعی صاحب کی رحلت پر مکرم ابو انور بن شیخ صاحب کا یہ نوٹ فرنٹیئر پوسٹ کے 7- مارچ 1996ء کے شمارہ میں شائع ہوا

عربی کا ایک مقولہ ہے موت العالم موت العالم- یعنی کسی عالم کی موت در حقیقت تمام عالم کی موت کے مترادف ہوتی ہے- اور مجھے آپ کے معزز قارئین کو ایک مصری عالم السید محمد حلمی الشافعی کی بے وقت وفات کی اطلاع دیتے ہوئے اس مقولہ کی یاد آئی- آپ یو- کے سے نکلنے والے ایک ماہوار عربی رسالے التقویٰ کے ایڈیٹر تھے-

آپ اپنے بیٹے کی شادی کی رسومات میں شامل ہونے کے لئے مصر گئے ہوئے تھے کہ ان پر دل کا حملہ ہوا لیکن وہ اس سے بچ گئے لیکن جب وہ وہاں سے واپس اپنے کام کی جگہ پر پہنچے تو ان کو دوسرا دل کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا- اور آپ نے انتہائی سکون اور آرام سے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی- (ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں........)

السید حلمی الشافعی ایک سادہ اور عاجزانہ طبیعت رکھنے والے انسان تھے- وہ عالمانہ کاموں میں مشغول رہتے تھے- ان کی شخصیت گوناگوں جہات کا مجموعہ تھی- جن سے ان کے دل' روح اور ذہن کی خوبیوں کا اظہار ہوتا تھا- اور وہ ان خوبیوں کو ہر قسم کے ذرائع ابلاغ کے ذریعے دنیا میں پھیلانے کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے- پچھلے دو سال سے ہمارے یہ عربی زبان کے عالم احمدیہ ٹی- وی پر بھی بڑی مستعدی سے خدمات سرانجام دے رہے تھے-

احمدیہ ٹیلی ویژن کے بین الاقوامی پروگراموں میں وہ خصوصیت سے حصہ لیتے تھے- اور عربوں کے لئے نشر کئے گئے لائیو (LIVE) پروگراموں میں وہ بر موقعہ انٹرپریٹر (ترجمان) کا فریضہ بہت عمدہ طور پر ادا کیا کرتے تھے-

وہ اپنا یہ کام اس مہارت سے کرتے تھے کہ وہ بے شمار عرب ناظرین کے محبوب بن گئے تھے- ایسے قیمتی اور پیارے وجود کی افسوس ناک وفات کا سن کر ایم- ٹی- اے- کے یہ تمام ناظرین بہت زیادہ غم زدہ ہوئے-

عربی کے اس عظیم دانشور کا جنازہ اور تدفین کا منظر ٹی- وی- پر دکھایا گیا- بلاشبہ مبارک مہینہ کے آخری دنوں میں اس مادی دنیا سے سفر کر جانا صرف خوش نصیب لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جانے والا عظیم تحفہ ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم عابد انور صاحب مقیم لندن کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے عدیل احمد انور نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک محمد انور صاحب لاہور کینٹ کا پوتا اور مکرم تاج دین صاحب اسلام آباد۔ لندن کا نواسہ ہے۔
اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

ضرورت لائف گارڈ

○ ماہ اپریل 1996ء میں سوئمنگ پول کھل رہا ہے۔ اس عرصہ میں سوئمنگ کے دوران لائف گارڈ کی ضرورت ہے۔ خواہش مند حضرات مکرم صدر صاحب محلہ کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں انچارج سوئمنگ پول کے نام سوئمنگ پول پر جمع کرا دیں۔ ریٹائرڈ فوجی حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔

(انچارج سوئمنگ پول ربوہ)

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات کے عطیات بھی کافی حد تک ممد ہوتے ہیں لہٰذا مخیر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت گیٹ کیپر

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں فوری طور پر گیٹ کیپر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو ریٹائرڈ فوجی ہوں اور جن کی عمر 40 سے 50 سال کے درمیان ہو۔ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں جمع کروا دیں۔ انٹرویو مورخہ 96-3-31 بوقت صبح ساڑھے آٹھ بجے نصرت جہاں اکیڈمی میں ہو گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

کامیابی

○ محترمہ مبارکہ ابرار صاحبہ بنت محترم مولانا ابو البشارت عبدالغفور صاحب مربی سلسلہ (وفات یافتہ) کراچی سے لکھتی ہیں۔
خاکسارہ کے بیٹے عزیزم شیراز ہارون ابن مکرم ابرار احمد صاحب نے کراچی یونیورسٹی سے ایم ایس سی نیوکلیر فزکس میں 83ء10% نمبر لے کر فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30513 میں چوہدری یوسف علی ولد چوہدری قادر بخش صاحب ڈھلوں قوم ڈھلوں پیشہ پنشنر عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/21 دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان 26/21 برقبہ دس مرلہ واقع دارالرحمت شرقی ربوہ اس وقت مجھے مبلغ۔/1400 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری یوسف علی 26/21 دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحکیم وصیت نمبر 10709 گواہ شد نمبر2 چوہدری عبدالشکور جاوید وصیت نمبر 21123۔

مسل نمبر 30514 میں محمد سرور جاوید ولد مکرم ماسٹر اللہ دتہ صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ساڑھے تینتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-6/18 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-10-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر A-6/18 برقبہ 16 مرلہ مالیتی۔/1000000 روپے واقعہ دارالرحمت غربی ربوہ اس وقت مجھے مبلغ۔/2900 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/2800 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد سرور جاوید A-6/18 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 غلام قادر چیمہ وصیت نمبر 27626 گواہ شد نمبر2 سعید احمد صابر وصیت نمبر 23679۔

مسل نمبر 30515 میں سعدیہ سرور زوجہ محمد سرور جاوید صاحب قوم خان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-6/18 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-10-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ۔/16000 روپے پاکستانی اور زیورات طلائی 22 کیرٹ وزنی 410 گرام مالیتی۔/17015 درہم۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 درہم ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعدیہ سرور A-6/18 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد سرور خاوند موصیہ مسل 30514 گواہ شد نمبر2 غلام قادر چیمہ وصیت نمبر 27626۔

مسل نمبر 30516 میں نسرین شمیم زوجہ شمیم احمد صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.A.E بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-11-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 150 گرام 22 کیرٹ مالیتی۔/7500 درہم۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ۔/10000 روپے پاکستانی۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلے نزد طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50 درہم ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسرین شمیم پوسٹ بکس نمبر 1004 U.A.E گواہ شد نمبر1 غلام قادر چیمہ وصیت نمبر 27626 گواہ شد نمبر2 سعید احمد صابر وصیت نمبر 23679۔

بقیہ صفحہ 1

تم دیکھتے نہیں کہ جہاں اتنے عیب اکٹھے ہو گئے ہیں وہاں یہ خوبیاں بھی تو پائی جاتی ہیں اس لئے نگاہ (-) فراست سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ ان کے لئے بھی دعائیں کرے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے سامان مانگے جو اللہ تعالیٰ سے دور چلے گئے ہیں۔

(از خطبہ 3۔جنوری 1975ء)

بقیہ صفحہ 4

پیسہ میں بھی شائع کر دی تھی رپورٹ میں حضرت مفتی صاحب کی تقریر کے بارے میں لکھا "آپ کا بیان علی العموم اور وہ حصہ بالخصوص بہت ہی دل پذیر تھا جس میں آپ نے عبرانی کی تورات سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق پیش گوئیاں پڑھ کر ان کا ترجمہ سنایا۔ جس میں آنحضرت ﷺ کا حلیہ شریف اور نام مبارک اصل زبان عبرانی میں تورات شریف میں لکھا دکھا دیا۔ اور فضیلت آنحضرت ﷺ کے ثبوت پیش کرتے ہوئے سورۃ کوثر کی بڑی عمدہ اور لطیف تفسیر کی جو سامعین کو محو حیرت بنا گئی۔"

حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کی تقریر پر یہ ریمارکس دئے "آپ کا انداز بیان نہایت عالمانہ اور محققانہ تھا۔ آپ نے مشہور مذاہب کی تعلیمات کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا اور پھر دین حق کی تعلیم پیش کر کے دین حق کا افضل و اکمل مذہب ہونا مثل آفتاب نصف النہار روشن کر دیا۔

ان لیکچروں کی شہر میں دھوم مچ گئی اور مسلمان فرط مسرت و عقیدت میں ملاقات کے لئے دوسرے دن ان کی فرودگاہ پر آئے۔ لیکن معلوم ہوا کہ وہ ساڑھے گیارہ بجے شب مونگھیر روانہ ہو گئے ہیں۔ مونگھیر کا جلسہ بارہ نومبر سے چودہ نومبر 1910ء تک تین روز جاری رہا جس میں ان بزرگوں کے علاوہ حضرت میر قاسم علی صاحب نے بھی تقریر کی۔ جو دہلی سے یہاں حضرت امام جماعت الاول کے حکم سے پہنچ گئے تھے۔ جلسہ غیر معمولی طور پر کامیاب رہا اور کئی دوست سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ چاروں صوبوں کی ہائیکورٹوں اور وفاقی شریعت کورٹ کے چیف جسٹس صاحبان کا ایک ہنگامی اجلاس گزشتہ روز چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ کی صدارت میں سپریم کورٹ آف پاکستان کی بلڈنگ میں منعقد ہوا۔ سپریم کورٹ کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ اس اجلاس میں سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کی روشنی میں اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی تقرری کے طریقہ کار اور ہائی کورٹس کے کام پر اس فیصلے کے پڑنے والے اثرات سمیت اس فیصلے کے متعلق دیگر امور کو زیر غور لایا گیا۔

○ پیر کے روز چیف جسٹس آف پاکستان کی طرف سے ایک ہنگامی پریس کانفرنس طلب کی گئی۔ اخبار نویس سپریم کورٹ پہنچے تو انہیں انتظار گاہ میں بٹھایا گیا۔ بعد میں رجسٹرار نے بتایا کہ پریس کانفرنس نہیں ہوگی۔ پریس ریلیز جاری کیا جا رہا ہے۔

○ سپریم کورٹ میں چیف جسٹس صاحبان کے ہنگامی اجلاس میں کہا گیا کہ عدلیہ نے انتظامیہ کی علیحدگی اور ججوں کی تقرری کے حوالے سے جو فیصلے دیئے وہ آئینی تقاضوں کے مطابق ہیں مگر حکومت اور اپوزیشن کی محاذ آرائی کے سبب بعض حلقے ابہام پیدا کر رہے ہیں۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ سے آئین کی تشریح حتمی حیثیت رکھتی ہے۔ آئینی جائزے کا یہ اختیار عدالت کا وجود ختم کر کے ہی واپس لیا جا سکتا ہے۔ مسٹر جسٹس منظور حسین سیال کی ریٹائرمنٹ پر ہونے والے ریفرنس میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کو عدلیہ کی آزادی کا تحفظ کرنا ہوگا۔ وہ کسی بھی آئینی شق کا جائزہ لے سکتی ہے۔ اس موقع پر اٹارنی جنرل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جج ہیرو بننے سے اجتناب کرتے ہیں۔ حکومت اداروں کے حدود میں رہنے سے ہی پروان چڑھتی ہے۔ یہ حدود پار کرنے کی کسی بھی کوشش کی مزاحمت کی جانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ متحارب قوتوں کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہو تو جج کو گوشہ نشین ہو جانا چاہئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ وزیر اعظم آئین سے بغاوت کر رہی ہیں۔ صدر اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ آئینی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم اپنے حلف کی خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ گورنر نے بھی آئین کی خلاف ورزی کی۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی کرنے والا آئین کا مجرم ہوگا۔ فیصلے پر فوری عمل نہ کیا گیا تو ملک بدترین آئینی بحران کا شکار ہو جائے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے رہنماؤں سید غوث علی شاہ، یاسین وٹو اور سپریم کورٹ بار ایسوایشن کے صدر مسٹر اکرم شیخ نے ایک پریس کانفرنس میں حکومت پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے ایک روز قبل چیف جسٹس سمیت تمام ججوں کی گرفتاری کا منصوبہ بنا لیا گیا تھا۔ لیکن زبردست عوامی ردعمل کے خدشے اور چند مشیروں کے مشورے پر گرفتاری کے فیصلے کو عملی جامہ نہ پہنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ فیصلے پر عمل درآمد نہ ہونے سے آئینی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں حکومت ختم ہو سکتی ہے۔ پارلیمنٹ کو بھی توڑا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس چاہیں تو آرمی چیف کو بھی خط لکھ سکتے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس میاں محبوب احمد نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے میرا چیف جسٹس کا عہدہ بحال ہو گیا ہے۔ مجھے ناجائز اور غیر آئینی طور پر وفاقی شرعی عدالت بھیجا گیا تھا۔ فیصلہ سے ان تمام ججوں کی تقرریاں کالعدم ہو گئیں جن کی سفارش قائم مقام چیف جسٹس صاحبان نے کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی اداروں نے فیصلہ نہ مانا تو سنگین آئینی بحران پیدا ہو جائے گا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ مجھے بھی بعض صاحبان کے لئے بطور جج تقرری کی سفارش کرنے کے لئے کہا گیا تھا مگر اس نے ان کے نام نہیں بھیجے۔

○ آئینی ماہرین نے کہا ہے اب جسٹس محبوب احمد اپنے عہدے پر بحال نہیں ہو سکتے کیونکہ انہوں نے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ بعض ماہرین نے کہا ہے کہ اب ان کی عمر 62 سال سے زائد ہو چکی ہے اس لئے وہ بحال نہیں ہو سکتے۔ تاہم بعض ماہرین نے کہا کہ ان کی 62 سال کی عمر تک ان کو چیف جسٹس کے عہدے پر بحال کر کے ان کی ریٹائرمنٹ چیف جسٹس کے عہدے سے ہونی چاہئے اور اس ضمن میں ان کے واجبات ان کو ادا کرنے چاہئیں۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ قانون سازی نہیں کر سکتی۔ اس کا فیصلہ مقدس گائے نہیں ہے کہ اسے ہاتھ نہ لگایا جائے۔ ملک کا مقتدر ادارہ پارلیمنٹ ہے عوام نے صرف اس کو ہی قانون سازی کا حق دیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ آئینی تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ صدر صوابدیدی اختیارات استعمال کر کے اسمبلیاں توڑ دیں۔ 45 ججوں کی تقرریاں تبادلے اور کنفریشن ختم ہو چکی ہے۔ حکومت فیصلے میں کوئی سقم محسوس کرتی ہے تو اس پر عمل درآمد کے بعد اس کے خلاف اپیل کرے۔

○ سپریم کورٹ کے فیصلے سے لاہور ہائی کورٹ بار کے وکلاء تقسیم ہو گئے بعض لوگ فیصلے کے حق میں اور بعض مخالف ہیں بار میں سارا دن زبردست بحث جاری رہی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر وزیر اعظم کی برہمی پارلیمنٹ کے لئے چیلنج اور عوام کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ یہ فیصلہ ملکی نظام کی تبدیلی کی بنیاد ہے۔ صدر اس تاریخی فیصلہ پر عمل کرانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ٹی وی کی کلچر پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری روایات کے مطابق لڑکے اور لڑکی کا اس طرح آزادانہ میل جول برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ میں بھی ماں ہوں میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ لڑکے اور لڑکیاں ایسے پروگرام دیکھیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے ایٹمی دھماکے کا فیصلہ نہیں کیا لیکن تمام آپشن کھلے رکھیں گے۔ انہوں نے جکارتہ کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن نے استعفے دیئے تو ہم ضمنی الیکشن کرا دیں گے۔ یہ "فارمولا" ہم نے انہی سے سیکھا ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے گندم کی امدادی قیمت میں اضافہ کر دیا ہے

داخلہ جاری ہے
تفصیلات کے لئے روزنامہ الفضل مورخہ 20-3-96 ملاحظہ فرماویں
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ 1978ء
حکومت پنجاب کے فنی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ
Affiliated with Punjab Board
of Technical Education - Lahore.

قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون : 487

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
نیو الرحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534